27اپریل1961

ازعدالت الاعظمیٰ

رجسٹرار،کوآپریٹوسوسائٹیز
بنام
دھرم چنداوردیگران

(پی بی گجیندر گڈکر، اے کے سرکار، کے این وانچو، کے سی داس گپتا اور این راجا گوپالا آئینگر ،جسٹسز)

امداد باہمی سماج۔ امداد باہمی بینک۔ بینک فنڈز کی غبن۔ کمیٹی ممبران کو وجہ بتاؤ نوٹس اور رجسٹرار کی طرف سے بعد میں ہٹانا۔ کمیٹی کے ممبروں کے خلاف شیئر ہولڈرز کی جانب سے بدعنوانی کی درخواست۔رجسٹرار کی طرف سے درخواست کی سماعت''قانونیت''، تعصب۔ قدرتی انصاف۔امداد باہمی کے فوائد،قواعدے 17، 18، 30(3)۔ کوآپریٹوسوسائٹیز ایکٹ، 1912(2 آف 1912)،دفعہ 17۔

1953 میں بینک کے منیجر کی گمشدگی پر کوآپریٹوسوسائٹیز ایکٹ 1912 کے تحت رجسٹرڈ کوآپریٹو بینک کے معاملات کی تحقیقات سے پتہ چلا کہ بہت بڑی رقم ضائع کی گئی تھی۔ 26 فروری 1955ء کو رجسٹرار آف کوآپریٹوسوسائٹیز نے بینک کی مینیجنگ کمیٹی کے ممبران کو نوٹس جاری کرتے ہوئے کہا کہ ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے قاعدہ30(3) کے تحت کمیٹی کو معطل کیوں نہ کیا جائے، جواب میں ممبران نے بدانتظامی وغیرہ کے الزامات کی تردید کی،لیکن رجسٹرار، تاہم مینیجنگ کمیٹی کو ہٹانے کے بعد بینک کا ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا گیا۔ دریں اثنا، بینک کے کچھ شیئر ہولڈرز نے کوآپریٹوسوسائٹیز رولز کے رول 18 کے تحت رجسٹرار کے سامنے ایک درخواست دی، جس میں مینیجنگ کمیٹی کے ممبروں کے خلاف غلط کارروائی کی شکل میں،اس بنیاد پر کہ اس میں قانون اور بینک کے قواعدوضوابط اور ذیلی قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہوئی ہے،ایک انعام کی درخواست کی گئی

تھی۔کمیٹی کے ارکان کی جانب سے اعتماد سے غداری۔ رجسٹرار نے اصل میں اس مقصد کے لئے ایک ثالث مقرر کیا تھا لیکن، ثالث کی بیماری کی وجہ سے کارروائی کرنے میں ناکامی پر، رجسٹرار نے فریقین کو مطلع کیا کہ وہ تنازعہ کا فیصلہ خود کرے گا۔ رجسٹرار کی جانب سے اپنائے گئے طریقہ کار کی قانونی حیثیت کو جوڈیشل کمشنر کے سامنے دائر کی گئی ایک درخواست میں اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا تھا کہ وہ ایک فریق کی حیثیت میں ہیں اور انہوں نے 26 فروری 1955 کو دیے گئے نوٹس میں کمیٹی کے ارکان کے خلاف واضح طور پر اپنی رائے کا اظہار کیا تھا، اور لہٰذا قاعدہ 18 کے تحت تنازعہ کا فیصلہ کرنے کے لئے خود کو ٹریبونل کے طور پر تشکیل دینا قدرتی انصاف کے اصولوں کے خلاف تھا۔ جس طرح ایک پارٹی نے خود کو جج بنایا۔ جوڈیشل کمشنر نے موقف اختیار کیا کہ اگرچہ رجسٹرار کا تنازعہ میں کوئی مالی یا ملکیتی مفاد نہیں ہے لیکن کیس کے حالات کے پیش نظر تعصب کے قوی امکانات ہیں اور اس لئے ٹریبونل کے طور پر ان کا کام کرنا قدرتی انصاف کے اصولوں کے خلاف ہوگا۔

26 فروری 1955ء کا نوٹس مینیجنگ کمیٹی کے ارکان کی اپنے فرائض کی انجام دہی کی اجتماعی ذمہ داری سے متعلق تھا جبکہ کوآپریٹو سوسائٹیز رولز کے قاعدہ 18 کے تحت دی گئی درخواست غلط کارروائی کی نوعیت کی تھی جس میں بطور ممبران کی انفرادی ذمہ داری پر غور کیا گیا کہ وہ غبن کی وجہ سے ہونے والے نقصان کی تلافی کریں۔ اور اس کے نتیجے میں رجسٹرار کے خلاف تعصب کا کوئی اندازہ نہیں لگایا جاسکتا تھا کیونکہ انہوں نے مینیجنگ کمیٹی کو ہٹانے کے خلاف شوکاز نوٹس دیا تھا، کیونکہ دونوں معاملات بالکل مختلف تھے۔

مزید یہ کہ رجسٹرار کی تمام کوآپریٹو سوسائٹیوں پر عمومی نگرانی نہ ہونے کو ان کے اندر تعصب کے مترادف نہیں کہا جاسکتا تاکہ وہ قاعدہ 18 کے تحت جج یا ثالث کے طور پر کام کرنے کے اہل نہ ہوں۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1958 کی دیوانی اپیل نمبر 1۔

اجمیر کے سابق جوڈیشل کمشنر کے 18 اپریل 1956 کے فیصلے اور حکم کے خلاف 1956 کی سول رٹ پٹیشن نمبر 1 میں اپیل کی گئی۔

درخواست گزار کی طرف سے راجستھان ریاست کے ایڈوکیٹ جنرل جی سی کاسلیوال، ایس کے کپور اور ڈی گپتا شامل ہیں۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لئے ایس ایس دیدوانیااور کے پی گپتا۔

جواب دہندہ نمبر 9 کے لئے بی پی مہیشوری۔

27اپریل 1961ءکوعدالت کافیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس وانچو۔ یہ اپیل اجمیر کے جوڈیشل کمشنر کی جانب سے دیے گئے سرٹیفکیٹ پر کی گئی ہے۔ موجودہ مقاصد کے لئے ضروری مختصر حقائق یہ ہیں۔اجمیر میں ایک بینک ہے جسے کمرشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ، اجمیر کے نام سے جانا جاتا ہے (اس کے بعد اسے بینک کہا جاتا ہے)، جو 1912 کے کوآپریٹوسوسائٹیزا یکٹ نمبر 2 کے تحت رجسٹرڈ ہے (اس کے بعد اسے ایکٹ کہا جاتا ہے)۔دھرم چند، مدعاعلیہ نمبر 1 (جسے بعد میں مدعاعلیہ کہا جاتا ہے) کچھ دیگر جواب دہندگان کے ساتھ بینک کی مینیجنگ کمیٹی کے ممبر تھے۔ایک نندلال شرما بینک کا تنخواہ دار منیجر تھا۔یہ شخص 1953 میں لاپتہ ہوگیااوراس کے بعد تقریبا 6,34,000 روپے کی بے حرمتی کا پتہ چلا۔نتیجتاً مینیجنگ کمیٹی نے رجسٹرار کی منظوری سے مشروط بینک کے کاروبار کو معطل کرنے کی قرارداد منظور کی۔اس وقت کے رجسٹرار شری نگر نے اس قرارداد کو منظور کیا اور فوری تحقیقات کے لئے کوآپریٹو سوسائٹیوں کے انسپکٹر کو مقرر کیا۔انہوں نے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس کی ایک فرم کو تفتیشی آڈیٹرز کے طور پر بھی مقرر کیا۔ آڈیٹرز کی جانچ میں سابق خیمے میں تقریبا 6,34,000 روپے کی خرد برد کا پتہ چلا۔اس کے بعد جانشین رجسٹرار جناب چٹنیس نے 26 فروری 1955 کو مدعاعلیہ اور مینیجنگ کمیٹی کے دیگر ممبروں کو نوٹس دیا اور ان سے کہا کہ وہ وجہ بتائیں کہ کیوں نہ اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے قاعدہ 30(3) کے تحت کمیٹی کو معطل کیا جائے۔نوٹس کا جواب مدعاعلیہ اور دیگر کی جانب سے دیا گیا جس میں انہوں نے بدانتظامی وغیرہ کے الزامات سے انکار کیا۔تاہم اس وقت کے رجسٹرار شری چٹنس نے مینیجنگ کمیٹی کو ہٹانے کے بعد بینک کا ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا تھا۔اس دوران بینک کے سات شیئر ہولڈرز نے 4اپریل 1956 کو رجسٹرار کو قواعد کے قاعدہ 18 کے تحت درخواست دی۔قاعدہ 18 رجسٹرار کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ اس قاعدے کے تحت اس کے سامنے لائے گئے کسی بھی تنازعے کا فیصلہ خود کرے یا ایک یا ایک سے زیادہ ثالثوں کی تقرری کے ذریعے

کرے۔ کوآپریٹو سوسائٹی کے کاروبار سے متعلق سوسائٹی کے ممبران یا سوسائٹی کے ماضی کے ممبروں یا ان کے ذریعے دعویٰ کرنے والے افراد کے درمیان یا کسی رکن یا سابق ممبر یا شخص کے درمیان اور کمیٹی یا کسی افسر کے درمیان کوئی بھی تنازعہ قاعدہ 18 کے تحت بھیجا جاسکتا ہے۔ اس طرح کا حوالہ کمیٹی یا سوسائٹی کی طرف سے عام اجلاس میں یا تنازعہ کے کسی فریق کی طرف سے حل کے ذریعہ دیا جاسکتا ہے، یا اگر تنازعہ کمیٹی کے کسی رکن کی طرف سے سوسائٹی کو واجب الادا رقم سے متعلق ہو۔ اس درخواست کے نتیجے میں اس وقت کے رجسٹرار نے ایک وکیل جناب ہیم چند سوگانی کو ثالث مقرر کیا۔ درخواست مینیجنگ کمیٹی کے ممبران کے خلاف غلط کارروائی کی نوعیت کی تھی اور درخواست تیرہ افراد (بشمول مدعاعلیہ) کے خلاف ایک فیصلے کی تھی جس میں انہیں تقریبا 6,34,000 روپے کے پورے نقصان سمیت کچھ رقم ادا کرنے کی ہدایت کی گئی تھی، جس کے بارے میں کہا گیا تھا کہ یہ بینک کے قوانین اور قواعد وضوابط کی کھلی خلاف ورزی اور ممبروں کی جانب سے اعتماد سے غداری کی وجہ سے ہوا تھا۔ مینیجنگ کمیٹی کا۔ ثالث کی تقرری کو مینیجنگ کمیٹی کے صدر نے نظر ثانی کی درخواست کے ذریعے ڈپٹی کمشنر کے سامنے چیلنج کیا تھا لیکن چیلنج ناکام رہا۔ چونکہ شری سوگانی کی صحت خراب تھی، اس لیے انہوں نے ثالث کے طور پر کام کرنے میں اپنی نااہلی کا اظہار کیا۔ نتیجتاً 13 دسمبر 1955 کو اس وقت کے رجسٹرار نے مسٹر سوگانی کو ثالث مقرر کرنے کے حکم کو رد کر دیا اور فریقین کو مطلع کیا کہ وہ خود اس تنازعہ کا فیصلہ کریں گے۔ اس حکم کو نظر ثانی میں ڈپٹی کمشنر کے سامنے بھی چیلنج کیا گیا تھا۔ لیکن یہ کوشش ناکام ہوگئی۔ اس کے بعد مدعاعلیہ نے اجمیر کے جوڈیشل کمشنر کے سامنے موجودہ عرضی دائر کی اور اس کی حمایت میں بڑی تعداد میں بنیادیں پیش کی گئیں اور یہ درخواست کی گئی کہ رجسٹرار کو قاعدہ 18 کے تحت درخواست سے نمٹنے کے لئے کارروائی کرنے سے روکا جائے اور اس سے پیدا ہونے والی کارروائی کو منسوخ کیا جائے۔

درخواست کا فیصلہ جوڈیشل کمشنر نے 18 اپریل 1956 کو کیا۔ انہوں نے مدعاعلیہ کی طرف سے اٹھائے گئے تمام اعتراضات کو منفی قرار دیا سوائے ایک کے۔ اور صرف اسی دلیل کے ساتھ ہم موجودہ اپیل میں فکرمند ہیں۔ یہ دلیل یہ ہے کہ رجسٹرار ایک فریق کی حیثیت میں ہے اور اس نے 26 فروری 1955 کو دیئے گئے نوٹس میں مدعاعلیہ اور کمیٹی کے دیگر ممبروں کے خلاف واضح طور پر اپنی رائے کا اظہار کیا تھا، اور لہذا اس نے قاعدہ 18 کے تحت تنازعہ کا فیصلہ کرنے کے لئے خود کو ٹربیونل کے طور پر تشکیل دینا فطری انصاف کے اصولوں کے خلاف تھا۔ جس طرح ایک پارٹی نے خود کو جج بنایا۔ اس دلیل کو فاضل جوڈیشل کمشنر نے پسند کیا

اور انہوں نے کہا کہ اگرچہ رجسٹرار کا اس تنازعہ میں کوئی مالی یا ملکیتی مفاد نہیں ہے لیکن کیس کے حالات کے پیش نظر تعصب کا قوی امکان ہے اور اس وجہ سے رجسٹرار کا ٹربیونل کے طور پر کام کرنا قدرتی انصاف کے اصولوں کے خلاف ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر رجسٹرار اس صورتحال میں موجود معذوری کا شکار نہ ہوتا تو وہ تنازعہ کا فیصلہ کرنے کے لئے سب سے مناسب شخص ہوتا۔ لہٰذا درخواست منظور کی گئی اور رجسٹرار کو پابندی کی رٹ جاری کی گئی جس میں انہیں ہدایت دی گئی کہ وہ اس کے سامنے تنازعہ کو آگے نہ بڑھائیں۔ اس کے بعد اس عدالت میں اپیل دائر کرنے کے لئے فٹنس سرٹیفکیٹ کے لئے جوڈیشل کمشنر کو درخواست دی گئی، جسے منظور کرلیا گیا۔ اور اس طرح یہ معاملہ ہمارے سامنے آیا ہے۔

رجسٹرار کا سرکاری تعصب دو شرائط پر مبنی ہے: پہلا 26 فروری 1955 کو اس وقت کے رجسٹرار کی طرف سے جاری کردہ نوٹس ہے، جس میں منیجنگ کمیٹی کے ممبران (بشمول مدعاعلیہ) سے کہا گیا ہے کہ انہیں معطل کیوں نہ کیا جائے، اور دوسرا یہ کہ رجسٹرار کو آپریٹو ڈپارٹمنٹ کا سربراہ ہے اور اس طرح تمام کوآپریٹو سوسائٹیوں (بشمول بینک) پر کچھ قانونی اختیارات ہیں۔ اپنی انتظامی حیثیت میں اور اس لئے وہ اس تنازعہ کا فیصلہ کرنے کے لئے غیر جانبدار شخص نہیں ہوں گے، خاص طور پر ایکٹ کی دفعہ 17 کی دفعات کے پیش نظر۔

ہماری رائے ہے کہ ان میں سے کسی بھی تنازعے میں کوئی طاقت نہیں ہے۔ 26 فروری 1955ء کے نوٹس کا حوالہ دیتے ہوئے ہماری رائے ہے کہ رجسٹرار کے خلاف تعصب کا کوئی اندازہ نہیں لگایا جاسکتا کیونکہ انہوں نے یہ نوٹس دیا تھا اور اس کے بعد منیجنگ کمیٹی کو ہٹانے کا حکم دیا تھا۔ یہ نوٹس تحقیقاتی آڈیٹرز کی رپورٹ پر مبنی تھا اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں منیجنگ کمیٹی کی اجتماعی ذمہ داری سے متعلق تھا۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ اس نوٹس کے تحت ہونے والی کارروائیوں کا موجودہ تنازعہ کی کارروائی سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جس میں منیجنگ کمیٹی کے ارکان کی حیثیت سے ان کی ذاتی ذمہ داری پر غور کیا جاتا ہے کہ وہ غبن کی وجہ سے ہونے والے نقصان کو پورا کریں۔ جہاں تک نوٹس کے تحت کارروائی کا تعلق ہے تو سوال صرف یہ تھا کہ کیا تفتیشی آڈیٹرز کے ذریعے ملنے والے حقائق کی بنیاد پر منیجنگ کمیٹی کو مجموعی طور پر اس طرح کام کرنے کی اجازت دی جانی چاہئے اور اس سلسلے میں رجسٹرار نے جو کچھ کیا وہ تفتیشی آڈیٹرز کے ذریعہ پائے گئے حقائق پر فیصلہ کرنا تھا کہ منیجنگ کمیٹی کو اب بینک کے معاملات سنبھالنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے۔ یہ موجودہ کارروائی میں تنازعہ سے بہت مختلف معاملہ ہے، یعنی کیا منیجنگ کمیٹی کے وہ مخصوص ارکان جن کے خلاف قاعدہ 18 کے تحت درخواست دی گئی ہے، غبن کی وجہ سے بینک کو ہونے والے نقصان کی تلافی کے ذمہ دار ہیں، جس کی حقیقت

متنازعہ نہیں ہے۔لہذا موجودہ کارروائی میں رجسٹرار کو بینک کو ہونے والے نقصان کی تلافی کے معاملے میں مینیجنگ کمیٹی کے مختلف ممبروں (بشمول مدعا علیہ) کی انفرادی ذمہ داری کا فیصلہ کرنا ہوگا۔لہذا ہماری رائے یہ ہے کہ رجسٹرار نے یہ نوٹس مینیجنگ کمیٹی کو ہٹانے کے مقصد سے دیا تھا،اس بات کو ماننے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ اس معاملے میں مینیجنگ کمیٹی کے مختلف ممبروں کی انفرادی ذمہ داری کی تحقیقات میں متعصب ہوں گے۔ لہذا ہم جوڈیشل کمشنر کی اس بات سے اتفاق نہیں کر سکتے کہ موجودہ تنازعہ کے سلسلے میں رجسٹرار میں اس بنیاد پر کوئی سرکاری تعصب ہوسکتا ہے اور اس طرح کا تعصب اسے قاعدہ 18 کے تحت جج یا ثالث کے طور پر کام کرنے کا حق نہیں دیتا۔

اگلی دلیل یہ ہے کہ رجسٹرار محکمہ کے انتظامی سربراہ ہونے کے ناطے بینک سمیت اجمیر کی تمام کوآپریٹو سوسائٹیوں کا کنٹرول رکھتے ہیں۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اس انتظامی کنٹرول کی وجہ سے جو رجسٹرار محکمہ میں اپنے ماتحتوں کے ذریعے استعمال کرتا ہے، وہ یہ دیکھنے میں دلچسپی رکھتا ہے کہ الزام مینیجنگ کمیٹی پر ڈالا جائے اور اس کا محکمہ تمام الزامات سے آزاد ہوجائے۔خاص طور پر ہماری توجہ سیکشن 17 کی طرف مبذول کرائی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ رجسٹرار ہر رجسٹرڈ سوسائٹی کے اکاؤنٹس کا آڈٹ کرے گا یا اس کے ذریعہ مجاز کسی شخص کے ذریعہ آڈٹ کرے گا۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اس شق کے تحت رجسٹرار بینک کے کھاتوں کا آڈٹ کرنے کے لئے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس کی تقرری کر رہا ہے اور سالانہ آڈٹ میں کچھ بھی غلط نہیں پایا گیا جب تک کہ تنخواہ دار منیجر نندلال فرار نہیں ہو گئے۔ہم اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہیں کہ تمام کوآپریٹو سوسائٹیوں پر رجسٹرار کی اس عمومی نگرانی کو کس طرح اس کے اندر تعصب کے مترادف کہا جاسکتا ہے تاکہ وہ قاعدہ 18 کے تحت جج یا ثالث کے طور پر کام کرنے کا اہل نہ ہو۔ یہ مدعا علیہ کا معاملہ نہیں ہے کہ رجسٹرار کسی بھی طرح بینک کے روزمرہ کے کام کاج کا ذمہ دار ہے۔وہ صرف یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ بینک کے کھاتوں کا سالانہ آڈٹ کیا جائے،اور اگر ضروری ہو تو بینک کا معائنہ کیا جائے، اگر ایسا ایکٹ اور قواعد کے ذریعہ مجاز ہے۔تاہم،اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ رجسٹرار آڈیٹرز یا اس کے ماتحتوں کو بچانے کا پابند ہے جنہوں نے بینک کا معائنہ کیا ہوگا اور اس طرح کارروائی کرے گا کہ مینیجنگ کمیٹی کے ممبروں پر الزام لگایا جائے۔ یہاں تک کہ اگر رجسٹرار کی طرف سے مقرر کردہ آڈیٹرز یا ان کے ماتحت وں کو کچھ قصور وار ٹھہرایا جائے جنہوں نے بینک کا معائنہ کیا ہو،تو ان کا قصور یہ ہوگا کہ وہ اس غبن کا پتہ لگانے میں ناکام رہے جب تک کہ تنخواہ دار شخص فرار نہیں ہو جاتا۔تاہم،اس کا مطلب یہ نہیں

ہے کہ رجسٹرار کسی بھی وقت دھوکہ دہی میں ایک فریق تھا جس کے نتیجے میں غبن ہوا۔ یہاں تک کہ جوڈیشل کمشنر بھی اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ رجسٹرار کی اس معاملے میں کوئی ذاتی دلچسپی نہیں ہے اور وہ اس تنازعے کا فیصلہ کرنے کے لئے سب سے مناسب شخص رہے ہیں۔ لہٰذا اگر ہم اس حقیقت کو ذہن میں رکھیں کہ رجسٹرار محکمے کا انتظامی سربراہ ہوتا ہے تو ہمیں اس صورت حال میں ایسی کوئی چیز نظر نہیں آتی جو اس تنازعے کے فیصلے کے حوالے سے اس میں کسی بھی قسم کے سرکاری تعصب کو ظاہر کرتی ہو۔ ہمارے پاس یہ سوچنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ اگر ان کا کوئی معاون یا ان کی طرف سے مقرر کردہ آڈیٹرز کسی بھی طرح سے دھوکہ دہی سے منسلک پائے جاتے ہیں تو وہ اس ذمہ داری کو وہاں نہیں ڈالیں گے جہاں یہ ہونا چاہئے۔ لہٰذا ہماری رائے ہے کہ جوڈیشل کمشنر کا یہ خیال غلط تھا کہ اس صورت حال میں کچھ بھی ایسا تھا جس نے رجسٹرار کو متعصب شخص بنا دیا جو اس کیس میں جج یا ثالث کے طور پر کام نہیں کرسکتا تھا۔

لہٰذا ہمیں ایسا لگتا ہے کہ فاضل جوڈیشل کمشنر یہ سوچنے میں غلطی کر رہے تھے کہ رجسٹرار متعصب تھا۔ پہلے ذکر کی گئی وجوہات کی بنا پر، ہم نہیں سمجھتے کہ رجسٹرار کے ساتھ ایسا کوئی داغ جڑا ہوا ہے۔ اس طرح فطری انصاف کے اصول کے تحت جج کے طور پر کام کرنے میں اس کی نااہلی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی بھی شخص اپنے مقصد کے لئے جج نہیں بنے گا۔ فاضل جوڈیشل کمشنر کے فیصلے کو صرف اسی بنیاد پر کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔

تاہم ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہم نے ایسا کوئی اعلان کیا ہو کہ اگر یہ ثابت ہو جاتا کہ رجسٹرار کسی تعصب کا شکار تھا تو مدعا علیہ کے کہنے کے مطابق پابندی کی رٹ کے اجراء کے لیے موجودہ معاملہ مناسب ہوتا۔ رٹ جاری کرنے سے پہلے ایک اور سوال یہ طے کرنا ہوگا کہ کیا قانون، یعنی ایکٹ کی دفعہ 43 کے تحت بنائے گئے قواعد کے قاعدہ 18 کے پیش نظر، قدرتی انصاف کے اصول کو لاگو کرنے کی کوئی گنجائش ہے جس پر مقابلہ کرنے والے مدعا علیہ نے بھروسہ کیا تھا۔ اس طرح کے ایک سوال کا ذکر گلاپالی ناگیشور راؤ اور دیگران بنام ریاست آندھرا پردیش اور دیگران میں کیا گیا تھا۔ ہم نے جو نقطہ نظر اختیار کیا ہے اس میں جانا غیر ضروری ہے اور ہم ایسا نہیں کرتے ہیں۔

اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور جوڈیشل کمشنر کا فیصلہ کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ درخواست مسترد کر دی جائے گی۔ جواب دہندہ نمبر 1 پورے اخراجات ادا کرے گا۔ ہمیں یقین ہے کہ رجسٹرار کے ذریعہ قواعد کے تحت کارروائی کے خاتمے میں تاخیر کرنے کی مزید کوئی وجہ نہیں ہوگی۔

اپیل کی اجازت ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document